کی قدرتی ذخائر سے عرصہ سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ انپر ہمیشہ قابض رہیں۔

سلام مسنون۔ مزاج گرامی !

مدت سے آپ کو عریضہ ارسال کرنا چاہ رہا تھا مگر ع اے سبا آرزو کہ.....!

کوئی تقریب بہر ملاقات نہ بن پا رہی تھی۔ گو کہ آپ کے خونی قلم سے پہلے روز ہی گھائل ہو گیا تھا اور بارہا ایسے مواقع آئے کہ آپ کو لکھنا ضروری ہوا مگر..........!

آپ نے ماشاء اللہ جس خوبصورتی سے اپنی علمی و ادبی میراث کو سنبھالا ہے اسکی داد نہ دینا -- بخل ہو گا۔ بالخصوص آپ نے خطیبانہ طرز تحریر سے ہٹ کر جو ادیبانہ رنگ اپنایا ہے وہ ہم ایسے دنیاداروں کو بھی اپنی طرف کھینچنے پر مجبور کرتا ہے وگرنہ ہمارے خانقاہی نظام میں تو ہر جگہ ایک مخصوص طرز نگارش پایا جاتا ہے جس پر تصوف کی گہری چھاپ ہوتی ہے۔ مگر آپ کا اشہب قلم ماشاء اللہ تمام حدود و قیود کو پھلانگتا ہوا اپنی خاندانی روایات کے جلو میں سرپٹ دوڑ رہا ہے۔ اس ضمن میں آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ بہر حال اگر آپکا سفرنامہ کبھی شائع ہوا تو اپنے خیالات کا مفصل ظہار کرونگا۔ سردست تو آپ کو ایک تکلیف کیلئے یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ میری آبائی لائبریری میں "الحق" اول روز سے آرہا ہے اور اسکی تمام فائلیں آج تک مکمل ہیں۔ میرے والد گرامی خواجہ محمد خان اسدؒ "الحق" کیلئے باقاعدگی سے لکھتے بھی تھے۔ اور آپ کے والد بزرگوار سے انکے گہرے مراسم بھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ 1980ء میں والد گرامی کی عین خواہش کے مطابق جب دورانِ حج مکہ مکرمہ میں رحلت ہوئی تو "الحق" میں تعزیتی نوٹ لکھا گیا۔ خیر آپ کا عنایت نامہ آنے پر والد گرامی سے متعلق اپنی مرتبہ کتاب نذر کرونگا۔

"الحق" کے خصوصی شمارہ میں میرا ایک مضمون "حضرت شیخ الحدیثؒ کی حضرت مدنیؒ سے محبت و عقیدت" کے حوالہ سے امید ہے آپ کی نظر سے گذرا ہو گا۔

بہر حال عرض یہ ہے کہ ایک تو میرے پاس موجودہ جلد 34 کے پہلے دو شمارے نہیں ہیں اس طرح میری یہ جلد نامکمل ہو رہی ہے۔ دوسرے کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب مجھ سے